قیمت سالانہ تین روپیہ آٹھ آنہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

حقیقی نور وہ ہے جو دنیا میں آکر ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

# نور افشاں

ہمایوں نور افشاں ۱۹۲۹ء ہے ضیا پاش

ایڈیٹر
پادری ایس۔ ایم۔ پال
نمبر ۲ نکلسن روڈ
لاہور
ہر قسم کے مضامین اور خبریں وغیرہ صرف ایڈیٹر کے نام ارسال کرنا چاہئے

مینیجر
پادری ایچ۔ ای۔ واٹسیلی
صاحب ایس۔ ٹی۔ ایم
ایمپریس روڈ۔ لاہور
ہر قسم کی خط و کتابت دربارہ تبدیل مقام و اشتہارات زر چندہ
بنام مینیجر صاحب ارسال ہونا چاہئے

جلد ۵ | ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۸ فروری ۱۹۲۹ء | نمبر ۶


# شعر و سخن

## قصیدہ

### عرضداشت بجناب الوہیت مآب خداوند خدایگان یسوع المسیح جل جلالہ وعم نوالہ

از قلم حقیقت رقم شاعر شیریں مقال عالیجناب منشی کیدار ناتھ صاحب المتخلص بہجت

نہ نام چاہتا ہوں اور نہ چاہتا ہوں نمود — مری جبیں پہ ترے در کا ہو نشان سجود
میں ایک اُفتادہ بیچارہ ہوں جس کی ہست نہ بود — ترا وجود ہے پر بحر ذرف لامحدود
میں کیا رہا نہ رہا تو ہمیشہ ہے موجود — میں ممکن اور ترا واجب الوجود شہود
اندل کو فخر ہے اس پر کہ تو ہوا مولود — وگرنہ وقت کی وقعت تو کچھ نہ تھی موعود
یہود طبع ہیں اہل حسد عناد آلود — تو ہے وداد مجسم تمثیل ربّ ودود
ترے حضور ہی جواب اسی میں ہے خوشنود — رکوع بلکہ سجود اور قیام بلکہ قعود
فلک کو رشک ہوا ہے کہ اس زمیں پہ ہے تو آ — زمیں کو فخر ہے اس پر ترا ہوا جو ورود
تو آفتاب ضیا تقت ہے جس کے پرتو سے — ہوئی ہے جہل و بطالت کی تیرگی بے بود
الوہیت میں شبہ ہو مہ نیم روز ہے تو — مثال کرمک شب تاب ہے بشر کی نمود
ہماری زندگیوں کا ہے تیری ذات پہ حصر — تو مشکل آتش سوزاں ہے ہم ہیں صورت دود
ہماری زندگی مستعار ہے ایسے — کہ جیسے کچھ بھی نہیں تو بھی آسماں پہ کبود
بقا ہے تجھ کو فقط اے عیش بحر حیات — حباب ہم ہیں سر سطح آب ہیں مفقود

ہے قطع اسکی نظر شاہد ازل تجھ سے
ہماری نشو و نما ہے سو وہ بھی تحت زوال
دکھا گیا ہمیں ہستی کے کل نشیب و فراز
میں تیری مدح سرائی کروں مجھے کو عطا
تو اپنی روح قدس سے بدل دے رنگ اسکا
دکھا دے ان کو رہ راست منزل مقصود
قرار پائے کہ اقرار ہی میں ہے بہبود
رہے نہ ایک بھی تیری نجات سے محروم
محبت آہ نہیں سکتی ہے کہ تنگ دل تک
اثر دور از شرارت کا ہے رگ و پے میں
گرے جو تجھ پہ تو ان پر گرا بہر صورت
بہت ہیں ایسے کہ جنکے خیال باطل ہیں
مگر حقیقت صادق یہ ہے کہ روز جزا
فریفتگان تناسخ بتا نہیں سکتے
مگر جو ایک ہیں جو اسی لاکھ میں ہے وہی
قرین عقل ہے تولید و موت ایک ہی بار
بہت ہیں ہند میں مسٹر ہیڈلا کے مرید
بہت سے نام کے عیسائی بھی ہیں ہند میں آج
کلیسیا کی ہے حرمت نہ کچھ کا ہے دباؤ
تمام ہند میں غوغا ہے بھیرا نداز ہی

فریب خوردہ ہے چشم فریفتگان شہود
تو لم یزل ہے تو ہے لایزال اے معبود
ترا زمیں پہ درود اور ترا فلک پہ صعود
غنا و لحن و ترنم طرازی داؤد
مرا شکایت دوراں سے ہے یہی مقصود
یہ تیرے ہی تو ہیں اقوام غیر ہوں کہ یہود
منکر ہو تیرا خداوند منکروں کا جمود
محمدی ہو کہ مرزائی آریہ کہ ہنود
کہ بے ایمانی نے کی راہ دوستی مسدود
کہ پیشوا تو ہیں فرعون قوم عاد و ثمود
جو تجھ کو کرتے تھے رد آپ ہی ہوئے مردود
یہیں ہے جنت شدّاد و دوزخ نمرود
فرد موت میں یا زندگی میں ہوگا خلود
تھے ان کے مرد کہ امرد جواب ہوئے امرود
نتیجہ یہ ز راصل جاتا ہے مغز سود
پھر اسکے بعد عدالت میں ہے کشید کشود
سجائے مغز ہے لامذہبی کا سر میں غدود
جو کافر در نہیں ترسا نہ گبر ہیں نہ جہود
نہ عابدوں سے ہے شرم اور نہ خطرہ معبود
شرو فساد کا فتنہ پڑا ہے بیچ میں کود

فنا تو حشر میں دجال ہو مگر اسوقت
گھٹا دے فتنۂ دجالیت کہ ہے افزود
اُٹھا دے قلعۂ سنگین بت پرستی کو
ہمارے روزے ہوں گولے دعائیں ہوں بارود
گھٹائے عمر کے دن جتنے تیری خدمت میں
بڑھا دے اُتنے دن اور اُسکی مدت معہود
جو عورتوں میں جو مردوں میں دیں جلال تجھے
وہ عورتیں ہوں سعیدہ وہ مرد ہوں مسعود
جو لڑکی لڑکیوں کو لڑکے لڑکوں کو دیں تو یہ
وہ بہترین ہوں اولاد نیک تر مولود
ترا کلام ملوک الکلام ہے شاہا
دلوں پہ روح کی تاثیر سے کر اسکا ورود
پرکھ لیں دونوں ہی نقاد بنکے نقد سخن
ہر ایک جاہل و عالم کو ہو منافع و سود
نہ لائیں دل میں کوئی جلب منفعت کا خیال
طمع کے تینوں ہی حرفوں میں نقطہ ہیچ و بود
محبت ارفع و اعلے ہے اوج عرفاں سے
کہ خود فناسی میں ہو جاتی ہے خودی مفقود
میں "جانتا ہوں" برابر نہ جانتے کے ہے
تو جانتے سے نہیں جانتا ہی ہے محمود
میں آیا تیری محبت کا ہو کے گرویدہ
ملیگی مجھکو یہاں راہِ منزل مقصود
محبت اوروں سے کر نیکی دے مجھے تعلیم
ہوا تھا تجھ سا معلم نہ ہو نہ ہے موجود
سکھا دیا مجھے تو نے صلیب پر چڑھکر
کہ اس نمونہ سے اوروں کی کر سکوں بہبود
مصائب خور و پوش اپنے عابد و نیۂ ال
وہ تیرے عہد میں محتاج تو غنی معبود
ہزاروں کی کل پانچ سات روٹیوں سے
ہزار سبارہ گئے تو ہی نے شکم آسود
مجوسیوں کی طرح خادمانِ دیں شب و روز
ترے حضور جلائیں بخور و عنبر و عود
جلال دوں میں تجھے جیسے دیتے ہیں مسلم

صلوٰۃ بہر خدا از پئے رسول درود
مسیح فضل سے نازل کرا پنے منتسبِ پر
عطا و بذل و کرم بخشش و سخاوت و جود

# نورافشان

۷ فروری ۱۹۲۹ء - لاہور

## مولوی ثناءاللہ صاحب کا اعمالنامہ

(۶)

### چل میرے خامہ بسم اللہ

وہ نہیں چاہتا کہ کوئی انسان بھی دوزخ سے باہر رہے اس لئے فرمایا کہ لاملئن الجھنم من الجنۃ والناس اجمعین

(۲) ذرا سوچ تو لیجئے کہ یہ جملہ کس قدر یاس انگیز اور حوصلہ شکن ہے۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ خدا کو کس امر نے اس بات پر مجبور کیا کہ وہ اپنی اس بات کو پورا کرے کہ "میں جنوں اور انسانوں سے دوزخ کو بھر دونگا" اور پھر اس بات کے پورا کرنے کے لئے اختلاف پیدا کرے اور اس اختلاف کے بہانے سے "افراد انسانی" کو جہنم میں جھونک دے۔ کیا خدا کے "فضل" اور "رحم" کے یہی معنے ہیں جبکا راگ آپ الاپتے رہتے ہیں۔ اگر آپ بوجہ پیرانہ سالی یا دہابی ہونے کے صرف و نحو بھول چکے ہیں تو امرتسر کے کسی حنفیہ مدرسہ میں کسی ادنے درجہ کے طالب علم سے جاکر پوچھ لیجئے کہ لاملئن میں لام اور نون کے کیا معنے ہیں اور نیز یہ پوچھے کہ "ناس" جمع ہے یا واحد۔ اور پھر یہ پوچھ لیجئے کہ ناس پر الف لام کے کیا معنے ہیں۔ اور یہ پوچھ لیجئے کہ اجمعین کس لئے آیا ہے تو وہ طالب علم آپ کو بتلا دیگا کہ لاملئن میں لام تاکید یا نون تاکید ہے جسکے معنے یہ ہیں کہ "ضرور بالضرور میں بھر دونگا"۔ اور ناس کے متعلق یہ بتلا دیگا کہ یہ جمع ہے یعنے تمام اصناف انسانی اور الف لام کے متعلق یہ بتلا دیگا کہ الف لام استغراق ہے جو تمام افراد انسانی پر حاوی ہے۔ یعنے معنے یہ ہیں کہ "تمام افراد انسانی" اجمعین کی بابت یہ بتلا دیگا کہ یہ تاکید معنوی ہے یعنے سب کے سب۔

پس اس آیت کا صحیح ترجمہ یہ ہے کہ "میں ضرور **بالضرور سب کے سب تمام افراد انسانی سے دوزخ کو بھر دونگا**"۔ اب ایک سوال اور آپ سے کر کے اس حصہ کو ختم کرتا ہوں وہ یہ کہ آخر آپ بھی تو افراد انسانی میں شامل ہیں آپ کدھر جانا چاہتے ہیں دوزخ کی طرف یا جنت کی طرف۔ ہماری تو یہی دعا ہے کہ آپ بھی ہمارے ساتھ جنت میں ہوں۔

**ذرہ ذرہ کا حساب کتاب** میں نے ومن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ (میں کیوں مسیحی ہو گیا صفحہ ۲۵) کی بنا پر یہ دعوے کیا تھا کہ "اس قسم کی آیات کو پڑھکر جو بادی النظر میں مرغوب اور تسلی بخش معلوم ہوتی ہیں۔ میرے دل میں یہ سوال پیدا ہوا کہ کیا یہ ممکن ہے کہ ہم سے نیکی ہی نیکی سرزد ہو جائے اور کسی قسم کی بدی ہم سے سرزد نہ ہو؟ کیا انسان میں ایسی طاقت ہے؟" (میں کیوں مسیحی ہو گیا صفحہ ۲۵ و ۲۶) سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے میں نے اپنے رسالہ کے پانچ صفحوں میں مسلسل عقلی اور نقلی دلائل سے اس پر بحث کر کے ثابت کر دیا کہ بجز حضرت عیسیٰ کے اور کوئی انسان اپنے آپ کو نہ تو گناہوں سے بچا سکا ہے اور نہ بچا سکتا ہے۔ چنانچہ مولوی صاحب نے ہمارے ان تمام دلائل کو تسلیم کر کے اپنی خاموشی اور سکوت سے یہ ظاہر کر دیا کہ درحقیقت انسان کا بے گناہ رہنا ایک امر محال ہے۔ مگر مولوی صاحب نے یہ غضب کیا کہ جس آیت کی بنا پر میں نے یہ دعوے کیا تھا۔ آپ نے اس آیت کو درخور اعتنا نہ سمجھا اور صرف ہمارے دعوے کو دلائل سے علیحدہ کر کے اختصار کیساتھ یوں رقم فرمایا کہ

"میرے دل میں یہ سوال پیدا ہوا کہ کیا یہ ممکن ہے کہ ہم سے نیکی ہی سرزد ہوتی جائے اور کسی قسم کی بدی ہم سے سرزد نہ ہو؟ کیا انسان میں ایسی طاقت ہے؟ صفحہ ۲۶" (اہلحدیث ۱۹ اکتوبر ۱۹۲۸ء صفحہ کالم ۲)



اب آپ کا جواب ملاحظہ ہو آپ فرماتے ہیں کہ
"بس یہ ہے منشا غلطی اور مزلت الاقدام جہاں
سے پادری صاحب کو لغزش ہوئی۔ آپ نے سمجھا
کہ قرآن شریف میں جو بار بار اعمال صالحہ کی تاکید
آئی ہے اس سے مراد یہ ہے کہ انسان کے اعمالنامہ
میں نیکی ہی نیکی ہو۔ بدی کا نام و نشان نہ ہو۔ اگر ہم
قرآن شریف ہی سے اس عقدہ کو حل کردیں تو
غالباً ہمارے بھائی کی غلطی رفع ہو سکتی ہے۔
قرآن مجید کے اتارنے والے عالم الغیب کو علم
تھا کہ اعمال صالحہ کی تاکید پر یہ سوال پیدا ہوگا۔
اس لئے اس نے پہلے ہی سے اس کا جواب
قرآن میں دے رکھا ہے۔ جو غالباً پادری صاحب
کی نظر سے اوجھل رہا۔ لہٰذا وہ غور سے سنیں ارشاد
ہے فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ
"جس شخص کے اعمال میں اکثریت اچھی ہوگی وہ نجات
پا جائیگا"
اس ارشاد الٰہی نے پادری صاحب کے عقدہ
کو حل کر دیا۔ لہ الحمد" (اہلحدیث ۱۲ اکتوبر ۱۹۲۸ء ص ۲و۳)

آپ نے یہ غلط سمجھا کہ میں نے سمجھا کہ قرآن شریف میں جو بار بار اعمال صالحہ کی تاکید آئی ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ انسان کے اعمالنامہ میں نیکی ہی نیکی ہو بدی کا نام و نشان نہ ہو۔ میں نے جو کچھ سمجھا آیت بالا سے سمجھا جسکو آپ نے کسی مصلحت سے نقل نہیں کیا۔ یہ آیت اسقدر واضح ہے جسکی توضیح کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ جب ذرہ ذرہ نیکی کی جزا اور ذرہ ذرہ بدی کی سزا ملیگی تو خواہ مخواہ اسکا نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ جب تک انسان نیکی ہی نیکی نہ کرے اسوقت ممکن نہیں کہ وہ نجات حاصل کر سکے کیونکہ اسکے "اعمالنامہ میں ذرہ بھر بھی بدی ہو تو اگر خدا اپنے قول میں سچا ہے تو ضرور وہ بدکار شخص اس ذرہ بھر بدی کی سزا بھگتے گا"۔ پس میں نے "سمجھا" نہیں بلکہ یہ قرآن شریف کا ایسا اٹل فتوے ہے جسکے سامنے باقی فتوے باطل ہیں۔ پس میں نے نہیں سمجھا بلکہ خود قرآن شریف نے سمجھایا!
آپکا مندرجہ بالا آیت کو پیش کرنا "اما من ثقلت" آپ کی قرآن فہمی کا بیّن ثبوت ہے۔

# لمعات

## اسلام کا مرثیہ

### یعنی مرزا غلام احمد کا پیدا ہونا

گزشتہ سے پیوستہ

### ٹرکی میں دہریت

"مصطفٰے کمال پاشا نے خلافت عظمٰی کو توڑ کر اور شریعت اسلام کے خلاف احکامات جاری کر کے ٹرکی میں دہریت کا جو سبق پڑھایا ہے وہ کبھی فلاح و بہبود کا موجب نہیں ہو سکتا۔ زمانہ آنے والا ہے کہ اسلام کا محافظ پھر ایک جھٹکا دے اور ان کو مجبوراً احکام الٰہی کے آگے سرنگوں ہونا پڑے"۔ (پرکاش ۲۰ جنوری ۱۹۲۹ء صفحہ ۱)

**اللہ اکبر** کس قدر غلط روی ہے کہ ایک دنیاوی حکمران کی غلط کاری کی حمایت میں اسلامی تعلیم اور اسلامی روایات سب کو بالائے طاق رکھا جاتا ہے۔ اس وقت دنیا میں جتنے مسلم حکمران ہیں ان میں ایک سلطان ابن سعود کو چھوڑ کر باقی سب کو دیکھا جائے تو سارے کے سارے اسلام سے روگردان ہو رہے ہیں"۔ (اہلحدیث ۲۱/۲۸-۱۲)

**صداقت حدیث** حدیث شریف میں آیا ہو کہ قریب قیامت کے دین سکڑ کر حجاز (مکہ۔ مدینہ) میں چلا جائیگا۔ آج اس حدیث کی ہم صداقت پاتے ہیں کہ اصل اسلامی حکومت حجاز ہی ہے اسکے سوا اور کسی ملک میں قرآن کی حکومت نہیں۔ مسلمانوں کی ہوگی مگر اسلام کی نہیں۔ اے اللہ المشتکٰی (۱۱)

**مسیح موعود** کیا مسیح موعود کے آنے کی یہی برکت ہونی چاہئے تھی" (اہلحدیث ۲۱ دسمبر ۱۹۲۸ء)

اب آپ ہی انصاف سے کہیں کہ کون کس کی طرح پگھل رہا ہے۔ اگر خدا نے چاہا تو ہم اس مضمون پر

## ایک مستقل رسالہ لکھینگے۔

دجال اور خر دجال کے متعلق جتنے مضامین نورافشاں کے لمعات میں نکل چکے ہیں وہ اسقدر دلکش ثابت ہوئے کہ متعدد غیر مسیحی اخباروں نے ان کو لفظ بلفظ اپنے اخبارات میں شائع کیا۔ مسیحیوں پر جو ان مضامین کا اثر ہوا وہ اس سے ظاہر ہے کہ مسٹر پی۔ این بھٹوٹ بی۔ اے نے جو ایک نہایت غیرتمند مسیحی نوجوان اور شیریں زبان شاعر ہیں۔ ذیل کے اشعار بغرض اصلاح ہمارے پاس بھیجے ہیں جنکو ہم نہایت مسرت کے ساتھ ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ ہمارا ارادہ تھا کہ ان اشعار میں سے مقطع کے اوپر کے دو شعر کاٹ دیں مگر شاعر صاحب کے خیالات پر ایک ناقابل معافی ظلم ہوتا تھا۔ لہٰذا بمجبوری ہم نے انکو ویسا ہی رہنے دیا۔ ہاں ناظرین سے یہ التماس ہے کہ وہ ان دو شعروں کو کالعدم سمجھیں۔

## "خر دجال کا قادیان تشریف لیجانا"

از قلم اعجاز رقم جناب پی۔ این بھٹوٹ صاحب بی۔ اے۔
المتخلص بہ ناصرؔ

نبوّت کو تیری ہوا کیا ہے آخر
یہ مرزا کو کہتی ہے ساری خدائی
ترے گھر میں الٹی ہی بہتی ہے گنگا
کوئی بات تو نے نہ پوری نبھائی

وہ دجال آیا گدھا ساتھ لے کر
کہ مرزا کی دیکھے نبوت نمائی
تری چالیوں کا یہی ہے نتیجہ
کہ بیٹا بنا ہے اسی کا فدائی

کیا تو نے کیونکر خدائی کا دعوے
تجھے کس نے آخر یہ پٹی پڑھائی
تماشے تو دیکھیگا اس خر کے میٹھے
کہیں بے وفائی۔ کہیں رہنمائی

لے چڑھکر اسی پہ حقیقت بتانے
ترے گھر میں آئینگے دیکھ اب عیسائی

دہی خاں ہمارا۔ وہ سلطان محمد

وہ مذہب کا حامی مسیح کا فدائی
حقیقت کا پرتو دکھائیگا سب کو
حریفانِ مذہب کی ہوگی صفائی
مٹیگی بطالت جو ایسے ہی تیری
نہ مشکل رہیگی نہ مشکلکشائی
جھکے آکے میرے منجّی کے آگے
ہے اُمّت کی تیری اسی میں بھلائی

---

## ریویو

جناب پادری ایچ۔ جے۔ لین اسمتھ صاحبنے ہمارے پاس ایک رسالہ بغرض ریویو بمبئی سے بھیجا ہے۔ جسکا نام **اُردو کا قاعدہ نمبر ۲** ہے۔ اور گوہر بیگم صاحبہ کی تصنیف ہے۔ یہ رسالہ ہر ایک اُس شخص کے لئے جو اُردو سیکھنا چاہتا ہے بے حد مفید ہے۔ علی الخصوص اُن مستورات کے لئے جو پردہ نشین مستورات میں کام کرتے ہیں۔ لکھائی چھپائی نہایت واضح اور اعلےٰ ہے۔ باوجود ان تمام خوبیوں کے قیت کچھ نہیں یعنے صرف دو پیسے۔ ذیل کے پتوں سے منگوایئے۔

**(۱) بمبئی ٹریکٹ اینڈ بک سوسائٹی گنیش پت شہر پونا**

**(۲) پادری ایچ۔ جے۔ لین اسمتھ صاحب بائی کلا بمبئی**

---

# خاص مضامین

---

## کتاب ہستی

(۷)

اس کے علاوہ انسان کے نزدیک صرف مادہ ہی کا مفہوم ایک لافہم حقیقت نہیں ہے۔ جسکا ہر ایک ذی فہم انسان کو شکوہ ہے۔ بلکہ ہر ایک بشر کے لئے ذہن انسانی بھی تو نافہم حقیقت ہے جسکے بل بوتے پر انسان حقائق عوالم کے مقفّل تالوں کو کھولنے اور اس کے رازوں اور اسراروں کو سمجھنے کی کوشش میں سرگرم کار نظر آتا ہے۔ ذہن یا روح انسانی کیا ہے؟ اس کے قوا روحانیہ واخلاقیہ اور جسمانیہ کیا ہیں؟ ان قوا کی رسائی یا وسعت میں عوالم خارجی آسکتے ہیں یا نہیں آسکتے؟ انسانی فہم وادراک میں عوالم خارجی کے علم وادراک کی سمائی ہے یا نہیں؟ یہ جملہ امور اور اُن کی مثل دیگر حقائق اب تک فہم انسانی پر پوشیدہ ہے۔ ہم خود ذہن وفہم انسانی کے اکمل طور سے عالم نہیں ہیں۔ پس ایسے حال میں ہمارا قبل از پیدایش عالم اسباب عالم کی موجودگی کی ابحاث کو اُٹھانا ہی ایک اجہل کا امر مجہول کی تلاش کا بیڑا اُٹھانا ہو جو اپنے آپ کو جانتا ہو نہ امر مجہول کو۔ بیان مافوق دو اہم وعظیم باتوں کا مظہر ہے۔ جن میں سے ایک تو یہ ہے کہ یا تو قدرت نے ذہن انسانی کو ایک خاص حد تک وسیع طاقتیں عطا فرمائی ہیں۔ جن سے وہ آگے بڑھ ہی نہیں سکتی ہیں یا صانع حقیقی نے ذہن انسانی کے خارج کے عوالم ہی ایسے دور رس اور لطیف وپیچیدہ پیدا کئے ہیں کہ وہ فطرتاً ذہن انسانی کی رسائی سے دور ہیں۔ ان ہی دو باتوں میں سے کسی ایک میں صداقت پوشیدہ ہے۔ کیونکہ ہزارہا ہزار پُشت انسانی کے علم تجربہ میں یہ بات حق ثابت ہو چکی ہے کہ عالم ہستی کے اسباب اصل کا انسان عالم نہیں ہو سکتا اسے صرف عوارضات کا ہی علم ہے۔ اعلےٰ سے اعلےٰ اور افضل سے افضل ذہن انسانی زمانہ حاضرہ تک ذراتِ مادی سے اٹم تک اور اٹیم سے مولیکیول تک اور مولیکیول سے الیکٹرون وپروٹون تک ہی پہنچ سکا ہے۔ مگر عالم ہستی کا اصل راز اس پر بھی سربمہر ہی نظر پڑتا ہے۔ مفہوم مادہ اور ذندگی کے باہمی اتصال وانفعال کی گتھی بدستور ویسی کی ویسی ہی بنی رہتی ہے۔ پس جبکہ عالم ہستی میں اسباب عالم کی یہ کیفیت ہے تو زمانہ ازل میں اسباب عالم کی ہستی کا پتہ سراغ لگانے والا ہی کون ہے۔ جسکے بل بوتے پر وہ سوالات اُٹھائے جاتے ہیں جنکا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔

اگر ہمارے بیان مافوق سے کسی کی تسلی نہ ہو سکے تو اسکی تسلی کے لئے عالم ہستی کے کل اسباب حاضرہ کا ایک گولا بنا کر زمانہ حاضرہ کے کیمیا گروں کی کٹھالی میں رکھکر اُنہیں کی لیبوریٹری میں اسقدر بجلی کی آنچ دیکر دیکھتے ہیں کہ ریڈیم جیسی سخت دھات کے اجزائے ترکیبی ایکرو اور پروٹون کی صورت میں بدل جائیں۔ پھر دیکھو کہ ایسی خوفناک حالت میں ادنےٰ درجہ کی دیگر دھاتوں کی ہستی کا کیا حال ہوگا؟ زمین کے سمندروں اور پہاڑوں اور دیگر دھاتوں کی کیا کیفیت ہوگی۔ پارہ وغیرہ دھاتوں کی ہستی پر معدوم ہونے کا حکم لگیگا یا نہیں لگیگا؟ اب اگر قبل از پیدائش عالم اسباب عالم کی یہی حالت فرض کرلی جائے۔ تو اس پر بھی اسباب عالم کی موجودگی کا وہم نہیں ہو سکتا ہے۔ کیونکہ الیکٹرون سے آگے تو پھر سربستہ راز ہی باقی رہ جاتا ہے۔ جس پر ذہن انسانی کوئی حکم نہیں لگا سکتا ہے۔ پس اسی بیان سے پھر یہی حقیقت ماننا پڑتی ہے کہ گو ایک حد تک ذہن انسانی عالم ہستی کا عالم تو ہے پر اس پر بھی اس کا علم محدود ومسدود ہے۔ پس جب عالم ہستی کے علم وعرفان میں ذہن انسانی محدود معلومات کا ہی مالک ہے تو عالم قبل میں اسباب عالم کی ہستی کا اُسے کون عالم تسلیم کرسکتا ہے؟

مندرجہ صدر بیان سے ہم یہ نتیجہ اخذ کرنے پر مجبور ہیں کہ بائبل مقدس نے جو قبل از پیدائش عالم اسباب عالم کو نظر انداز کرکے زمانہ ازل تا ابد خدا کی پاک ہستی کا اظہار واعلان فرمایا ہے۔ وہ انسانی عقل وفکر کا ہرگز نتیجہ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ یہ حقیقت الہام ربانی سے ہی ظاہر ہوئی ہے۔ جس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ عالم ہستی نہ صرف خود ہست نہیں ہے۔ بلکہ اس قادر مطلق ہستی نے جامۂ ہستی پہنایا تھا جو ازل سے ابد تک زندہ اور غیر متغیر ہستی ہے۔ جسے ہرگز فنا نہیں ہے۔

مزید براں بائبل مقدس جس پاک ومقدس اور لائق پرستش ہستی کو زمانہ ازل وابد میں خدا قرار دیتی ہے اُسے غیر متشخص ہم نہیں بلکہ متشخص خدا قرار دیتی ہے۔ جس نے ان جملہ امتیازات وتشخصات کو جنم دیا ہے جو عالم ہستی میں رونما ہیں۔ غیر متشخص ہستی خواہ کوئی ہو عالم ہستی کو ترکیب وتنظیم دیکر منظر رنگا رنگی اور بوقلمونی ہرگز نہ بنا نہیں سکتی ہے۔



اگر کہا جائے کہ قبل از پیدائش عالم اسباب عالم دیدنی کی بالکل نیستی ہی تھی تو زمانہ ازل میں یہ نیستی خدا کے علم میں بھی تھی یا نہیں تھی؟ تو ہمارا اس سوال کے جواب میں اسقدر گذارش کرنا کافی ہوگا کہ معترض خدا سے دریافت کریں۔ ہم صرف علم و فہم انسانی میں خدا کے سوا زمانہ ازل و ابد میں اسباب عالم کی نیستی کا اعتقاد رکھتے ہیں اور ہیں ہم علم انسانی سے باہر کی حقیقتوں کا عالم خدا کو ہی مانتے ہیں قبل از پیدائش عالم اسباب عالم کا علم حدود و قیود علم انسانی سے باہر ہے۔ اس لئے اس پر جرح قدح نہیں ہو سکتی۔

غلام مسیح

دیکھئے بقیہ خاص مضامین صفحہ ۱۱ پر

# مراسلات

## محبت سارے گناہوں کو ڈھانپ دیتی ہے

از قلم حقیقت رقم جناب مسٹر پی۔ این۔ بجنوت۔ بی۔ اے۔

انسانی محبت کی انتہائی کوشش یہ ہوتی ہے کہ اپنے محبوب کے سارے گناہوں کو عوام کی نظروں سے پنہاں رکھے ہم اپنے عزیز و اقربا کی کل بدی۔ بدکاری۔ گناہ غرضیکہ کل برائی خواہ وہ کیسی ہی مہلک اثر اور تباہ کن کیوں نہ ہو پوشیدہ رکھنے کی سعی بلیغ کرتے ہیں۔ ہاں وہی گناہ کو ڈھانپتے ہیں جنہیں سب سے زیادہ صدمہ پہنچتا ہے۔ وہی مادر مہربان ہیں جنکو اُنکے بچے کے گناہ نے نادم کر دیا ہو۔ اُسکے گناہ کو چھپاتی ہے۔ ایک دوست دوسرے دوست کے گناہ کبیرہ و صغیرہ پر پردہ ڈالتا ہے۔ باوجودیکہ اس امر پر یہ واضح ہے کہ اسکا لخت جگر بگڑ گیا ہے۔ تو بھی وہ اُسکے گناہ کو چھپا کر اُسے سنبھالتی ہے۔ باوجودیکہ اس دوست پر عیاں ہے کہ اس کا دوست قعر ذلت میں پڑا ہے تاہم اُسکے گناہ پر پردہ ڈالتا ہے لیکن تاکہ اُن کا ظاہر ہونا لازمی ہے۔ کچھ عرصہ کے لئے اہل دُنیا کو گمراہ بھی کر دیا لیکن اُن کا ظلمت انجام ہونا یقینی ہے جو انسانی محبت کرنے سے قاصر ہے۔ الٰہی محبت کرتی ہے۔ خدا ”جو محبت ہے“۔ وہ ہمارے گناہوں کو بخشتا ہے ہم خدا کے قصوروار ہیں۔ ”ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے“۔ ”ہم اسکی نظر میں گنہگار ہیں“ (لوقا ۱۵: ۱۸) ہم نے خدا سے سرکشی کی ہے ”ہم اپنے بیہودہ خیالات کے موافق چلتے ہیں“۔ (افسیوں ۴: ۱۷) ہم خدا کی طرف متوجہ نہیں ہوتے (ایوب ۲۱: ۱۴ و ۱۵) غرضیکہ ہمارے عقل و دل دونوں گناہ آلودہ ہوتے ہیں“ (طیطس ۱: ۱۵) پھر بھی وہ ہمیں بخشتا ہے۔ معاف کرتا ہے۔ تو وہ محبت کتنی افضل و اعلےٰ ہوگی جو اسقدر سرکشی کو ڈھانپ ہی نہیں لیتی بلکہ معاف کر دیتی ہے۔ لاریب دنیوی محبت بھی گناہوں کو ڈھانپ لیتی ہے لیکن اس سے گنہگار کے دل کو چین نہیں آتا۔ گویا اُسکے ماتھے پر قائن کا سا نشان لگا ہے جو اسکو مضطرب رکھتا ہے۔ لیکن الٰہی محبت گناہوں کو بخشش دیتی ہے معاف کرتی ہے۔ ہاں وہی جس نے اپنے اکلوتے بیٹے کو بھیجا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے معاف کرتا ہے۔ اُس نے اپنے بیٹے یسوع مسیح کا خون تاکہ ہم پاک ہوں مسیح کا خون ہمارے سب گناہوں کو دھو ڈالتا ہے خواہ وہ قرمزی کیوں نہ ہوں برف کی مانند سفید ہوں گے۔ ہمیں یقین ہو جاتا ہے کہ ہمارے گناہ دھوئے گئے۔ ہم پاک ہو گئے پھر کون ہے جو خدا کے پاک کردہ کو ناپاک کہے۔ یہی خون ہے جو ہمیں ہمارے تباہ کن اور مہلک اثر گناہوں سے آزاد کر دیتا ہے۔ جب ہم مسیح کے خون سے صاف ہو گئے پھر ہمیں دُنیا کی طعن و تشنیع کی سر مو فکر نہیں رہتی۔ کیونکہ ہمیں یقین آ جاتا ہے کہ ہم خدا باپ اور مسیح بیٹے کے روبرو پاک ہیں۔

گناہ کرنے کے لئے ایک لمحہ کافی ہے۔ بدترین گناہ کرنے میں زیادہ وقت کا صرف نہیں لیکن اس سے ایک سیاہ دھبہ ہمارے اوپر لگ جاتا ہے۔ جسے اس دنیا کی کوئی چیز محو نہیں کر سکتی۔ ہم آہ و زاری کرتے ہیں لیکن بے سود۔ ہم تنہائی میں بیٹھے رہتے تاکہ لوگ ہمیں نہ دیکھیں لیکن بے معنی۔ اس مرض کی دوا مسیح کا خون ہے جو توبہ کرنے پر یقیناً تمہارے گناہوں کو حرف غلط کی طرح مٹا دیگا۔ کیونکہ وہ آپ ہمارے گناہوں کو اپنے بدن پر لئے ہوئے صلیب پر چڑھ گیا۔ تاکہ ہم گناہ کے اعتبار سے مر کر راستبازی کے اعتبار سے جئیں۔ اُسکے مار کھانے سے تم نے شفا پائی (۱ پطرس ۲: ۲۴) مسیح کی اس عدیم المثال اور فقید النظیر قربانی سے ہمارے گناہ بخشے گئے۔ وہ ہمارے گناہ ڈھانپتا ہی نہیں بلکہ ہمیں بچاتا ہے۔ وہ ہمیں قید خانہ سے رہائی ہی نہیں دیتا بلکہ وہاں سے نکال کر ہمیں گھر۔ ہاں آراستہ پیراستہ گھر دیتا ہے وہ صرف یہی نہیں کہتا کہ تیرے گناہ معاف ہوئے بلکہ اس سے زیادہ کرتا ہے۔ ہم کوئی معمولی چیز نہیں۔ خدا کی نگاہ میں ہم کو بڑی قدر و قیمت ہے۔ اُس نے ہماری روحوں کو اپنے بیٹے کے خون سے خریدا ہے اور خداوند ہمیں خود اپنے پاس کھینچ لیتا ہے۔ یوحنا ۶: ۴۴ جس طرح بھٹکی ہوئی بھیڑ چرواہے کو اور مسرف بیٹا اُسکے باپ کو عزیز ہے بعینہٖ ایک گنہگار خدا کو پیارا ہے۔

ہم خدا کی راہوں سے بھٹک گئے ہیں ہم قصوروار ہیں۔ ہمارا حال اُس نوکر سا ہے جو دس ہزار کا قرضدار تھا۔ اُس نے مہلت چاہی اور خیال کیا کہ کسی وقت ادا کر دونگا۔ لیکن اُس کا مالک اُسے جانتا تھا: اُس کا حال اُس پر عیاں تھا۔ سو اُس نے اُس پر ترس کھا کر اُسے چھوڑ دیا اور اُسے بخش دیا (متی ۱۸: ۲۷) ہمارا بھی یہی حال ہے۔ خدا ہمیں ہم سے زیادہ جانتا ہے۔ لہٰذا اُس نے ہمیں ہمارے گناہوں سے رہائی دی۔ اس نے سارا بوجھ مسیح پر رکھ دیا مسیح ہمارے لئے قربان ہوا تاکہ ہم نجات پائیں اور یوں خدا نے ہمارے گناہ معاف کئے۔ بعض لوگ بھی گناہ معاف کرتے ہیں۔ لیکن وہ ہمارے گناہوں کو بھولتے نہیں۔ برعکس اس کے خدا ہمارے گناہوں کو بھول جاتا ہے۔ چاہے ہمارے دشمن ہم پر جس قدر الزامات چسپاں کرنے چاہیں کریں۔ خدا اُن پر غور نہ کریگا۔ ایسی معافی دنیا میں نہیں۔ یہ الٰہی معافی ہے۔ یہ الٰہی محبت کی تعریف ہے۔ اسلئے لکھا ہے۔ ”مبارک ہے وہ جسکا گناہ بخشا گیا اور جسکی خطا ڈھانپی گئی“۔ چاہے دنیا ہمیں تشہیر کرے۔ لیکن ہمیں تسکین قلبی حاصل ہے کہ خدا نے میرے گناہ بخش دئیے۔ یہ دُنیا چند روزہ ہے۔ لیکن

مسیح کی یگانگت دائمی ہے۔ وہاں سے ہمیں کوئی جدا نہیں کر سکتا۔ (رومیوں ۸: ۳۸ و ۳۹) پس جبکہ گناہ معاف ہوئے اسے لوگوں کے الزامات کی کیا پروا۔

"محبت سارے گناہوں کو ڈھانپ دیتی ہے۔" (امثال ۱۰: ۱۲) بدترین گنہگار کے لئے امید ہے۔ ہر قسم کے گناہوں کو مسیح کا خون دھو ڈالتا ہے۔ "توبہ کر اور نجات پا۔" "خداوند یسوع پر ایمان لا تو تو نجات پائیگا۔" (اعمال ۱۶: ۳۱) کوئی شخص اس نعمت بے بہا سے محروم نہیں رہ سکتا۔ کوئی یہ نہ سمجھے کہ میں نے بہت گناہ کئے۔ میں کس طرح آؤں مسیح سبھوں کو بلاتا ہے۔ "اسکی محبت محدود نہیں۔ وہ کہہ رہا ہے۔ "تم سب میرے پاس آؤ میں تمہیں آرام دونگا۔" میں تیرے گناہوں کو معاف کر دونگا۔ تو خدا کا برگزیدہ کون ہے جو تجھ پر نالش کرے۔ یہ ہے الٰہی محبت جس نے ہمارے گناہوں کو دھو دیا۔ جب ہمارے گناہ بخشے گئے تو لازمی ہے کہ

اولاً۔ یہ معافی یقینی ہے۔ مسیح ہمارا معاوضہ اور فدیہ ہوا تاکہ اُسکے دکھ پانے سے ہم چھٹکے ہوں۔ ہمارے گذشتہ گناہ معاف ہوتے ہیں جب ہم اپنے گریبان میں اپنا منہ ڈالتے ہیں تو اپنے آپ کو سراپا گنہگار دیکھتے ہیں اور ندامت سے عرق عرق ہوئے جاتے ہیں۔ لیکن مسیح ہمارا شفیع ہوتا ہے۔ وہ ہمارے کل گناہوں کو معاف کرتا ہے۔ اگر ہم توبہ کرتے ہیں اور صدق دل سے اپنے گناہوں کا اقرار مسیح کے روبرو کرتے ہیں تو وہ ہمیں معاف کرتا ہے۔ اور اگر ہم مسیح پر ایمان لاتے ہیں تو یہ لازمی ہے کہ ہم اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں۔ اگر کوئی ایسا ہے جو مسیح نجات دہندہ پر ایمان لایا ہے۔ لیکن گناہوں کا اقرار نہیں کرتا۔ یا جس نے گناہوں کا اقرار کیا ہے لیکن مسیح پر اور اسکے خون پر کہ وہ سب گناہوں کو دھو سکتا ہے۔ ایمان نہیں رکھتا؟ تو میں اس سے یہی کہونگا کہ مسیح کا خون سب گناہوں کو دھو ڈالتا ہے اور "خداوند یسوع مسیح پر ایمان لا تو تو نجات پائیگا" یہ یقینی راحت ہے جب ہم اس دنیا کو خیرباد کہینگے تو ہم خوشحال ہونگے۔ کیونکہ ہمیں یقین ہے کہ ہمارے گناہ معاف ہوئے۔

ہمیں یقین ہے کہ وہ اجتماع دوامی اجتماع ہے۔ وہاں سے ہمیں کوئی جدا نہیں کر سکتا۔ اور یوں ہم ایک غیرفانی اور بیداغ اور لازوال میراث حاصل کرتے ہیں۔" (۱پطرس ۱: ۵)

ثانیاً۔ یہ معافی نہایت قیمتی ہے۔ ہم ابتدا از زمانہ سے گنہگار چلے آتے ہیں۔ آدم کے گناہ سے ہم بھی گنہگار ٹھہرے۔ "اور ہماری خلاصی فانی چیزوں یعنی سونے چاندی کے ذریعہ سے نہیں ہوئی۔ بلکہ ایک بے عیب اور بے داغ برّے یعنی مسیح کے بیش قیمت خون سے" (۱پطرس ۱: ۱۸ و ۱۹) خدا نے اپنے اکلوتے بیٹے کو بخش دیا تاکہ ہم نجات پائیں۔ اس نے گناہوں کی معافی کے لئے بکروں اور بیلوں کی قربانی مقرر نہیں کی۔ بلکہ وہ خود آیا اور "ہمیں اُس نے خاص اپنے خون سے مول لے لیا۔" اعمال ۲۰: ۲۸ مسیح نے صلیبی موت اُسکی کل مصیبت و تصدیع۔ دنیا کی کل صعوبتیں قبول کیں محض اس لئے کہ ہم نجات حاصل کریں۔ "اور وہ اپنا ہی خون لیکر پاک مکان میں ایک ہی بار داخل ہو گیا اور ابدی خلاصی کرائی" عبرانیوں ۹: ۱۲۔

لوتھر نے ایک مرتبہ جوش میں آکر کہا "مبارک ہیں میرے گناہ"۔ ہم سمجھ سکتے ہیں کہ اس نے کیوں یہ الفاظ کہے۔ اس لئے کہ مسیح اُسکے گناہوں کی خاطر آیا۔ تاکہ اسکو ان گناہوں سے رہائی دے۔ "اور ہم کو اس میں اسکے خون کے وسیلے سے مخلصی یعنی قصوروں کی معافی۔ اس کے اس فضل کی دولت کے موافق حاصل ہے۔" افسیوں ۱: ۷ یہ ہے وہ عدیم المثال قربانی۔ یہ ہے وہ قیمتی اور بیش بہا قربانی جو ہمیں گناہوں سے مخلصی دیتی ہے۔

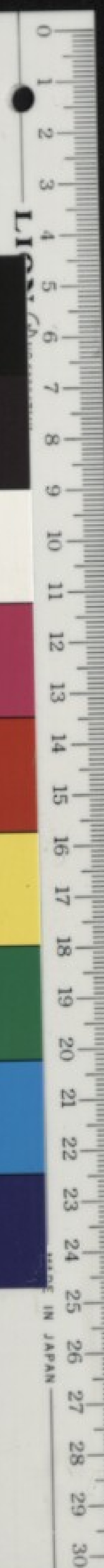
ثالثاً۔ خدا نے ہم پر بڑی مہربانی کی۔ اُس نے اپنے اکلوتے بیٹے کو آپ سے جدا کیا۔ باوجودیکہ ہم نے سرکشی کی۔ خدا نے ہمیں بخشا یہ الٰہی محبت ہے۔ "اگرچہ ہم نے اس سے محبت نہیں کی تاہم اُس نے ہم سے محبت کی اور ہمارے گناہوں کے کفارے کے لئے اپنے بیٹے کو بھیجا۔" ۱یوحنا ۴: ۹ چاہیے کہ ہمارے گناہ ہمیشہ ہمارے سامنے رہیں۔ نہ اس لئے کہ ہمیں پراگندہ خاطر بنائے رکھیں۔ بلکہ اس لئے کہ ہم یاد رکھیں کہ جب ہم گنہگار ہی تھے تو مسیح ہماری خاطر مُوا۔ (رومیوں ۵: ۸) اور یوں ہم خدا کے فرمانبردار فرزند بنے رہیں۔ کیونکہ خدا نے اپنی محبت سے اگرچہ ہم مردہ تھے ہمیں پھر زندہ کیا ہے۔ "دیکھو باپ نے ہم سے کیسی محبت کی ہے کہ ہم خدا کے فرزند کہلائے۔" اس لئے چاہیے کہ حلیمی اور ندامت سے اپنے گناہوں کا ذکر کرکے پشیمان ہوں۔ "تاکہ تو یاد کرے اور پشیمان ہووے اور شرم کے مارے اپنا منہ پھر کبھی نہ کھولے۔ جبکہ میں سب کچھ جو تو نے کیا معاف کرتا ہوں۔ خداوند یہوواہ کہتا ہے۔" حزقی ایل ۱۶: ۶۳۔ ہمیں چاہیے کہ ہم عاجزی سے خداوند المسیح کی اس قربانی کا شکریہ ادا کریں۔ گناہ اور بدی سے کنارہ کشی کریں۔ توبہ کر اور نجات پا۔ خدا ہر ایک کو بخش دیتا ہے۔ کیونکہ "خدا محبت ہے" اور "محبت سارے گناہوں کو ڈھانپ دیتی ہے"۔

---

# قادیانیوں کا خدا قادیانیوں کو ایک سال تک جواب دیتا ہے

آجکل قادیانی صاحبان نے جو وتیرہ اختیار کر رکھا ہے اور پبلک میں اپنی ابلہ فریبی اور دھوکا دہی کے جالوں کو پھیلا رکھا ہے۔ ہم پبلک کو ان کے بوجھ بجھکڑ خیالات کا پول پھاڑ کر کھلانا چاہتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ آپ کی چرب زبانی اس حد تک بڑھی ہوئی ہے کہ آپ ہر مومن سے اعلےٰ مومن اور ہر دیندار سے اعلےٰ دیندار گویا کہئے کہ آپ ڈبل عیسائی اور ڈبل مسلمان ہیں جیسا کہ قادیانی صاحبان اپنے دور اندیش خیالات سے کہا کرتے ہیں کہ آپ کا دعوےٰ ہے کہ آپ ہر ایک مذہب کے دینداروں سے پختہ اور سچا ایمان رکھتے ہیں اور آپ کی منصف مزاجی اس حد تک بڑھی ہوئی ہے۔ جتنی دولت کہ قارون کے خزانہ میں نہ تھی۔ کہنے کو تو ایک کمزور اور ناتوان شخص بھی فرہاد کے دعوے کا ہمعصر ہو سکتا ہے۔ مگر جب







پہاڑ کا سامنا آپڑتا ہے تو وہیں سو رہ جاتا ہے۔ ہمارے قادیانی صاحبان دریں چہ شک کے مصداق بنے نظر آتے ہیں مگر آپ منصف مزاجی یا ایمانداری کے اصول سے بے بہرہ کیوں نہوں۔

ناظرین والا تمکین ذرا غور سے پڑھئے۔ ہم مسیحی جماعت نارووال میں گاہے بگاہے اپنے نجات دہندہ کی بشارت دیا کرتے ہیں چونکہ قادیانی صاحبان کی یہ عادت ہوتی ہے۔ تم کون؟ ہم خواہ مخواہ اپنے مرزا صاحب کے سکھائے ہوئے الفاظ دریں چہ شک کی بوچھاڑ ہم پر کی۔ آپ مباحثہ کے لئے ہمیں تنگ کرتے رہے مگر ہمیں خوب معلوم تھا کہ آپ ہرگز مرد میدان بنکر ہمارے مقابلہ پر نہ آئینگے۔ ایک دن شام کے وقت جبکہ قادیانی صاحبان نبوت مرزا چودو دو ہاتھ کر کے اپنے نبی کی وکالت کر رہے تھے اور ہم ان کو پرکھ رہے تھے۔ تو ہجوم میں سے تین چار شرفا نے فریقین سے استدعا کی کہ اس صورت میں آپ لوگوں کا کلام مفید ثابت نہ ہوگا۔ بہتر یہ ہوگا کہ مباحثہ اختیار کیا جاوے اور ہم نے وہیں میدان میں کہہ دیا تھا کہ قادیانی صاحبان ہرگز مقابلہ میں نہ آوینگے۔ آخر ہم جائے مقررہ پر شرائط مناظرہ طے کرنے لگے۔ اور آخر کار وہی ہوا۔ گو مرزا صاحب فرما گئے کہ کافر ان کے دم سے مرینگے۔ کہئے قادیانی صاحبان مرزا صاحب نے یہ ہماری اعلےٰ پیشگوئی نہ تھی جو عین وقت میں پوری ہو گئی۔

ہم ذیل میں شرائط ما بین مسیحیوں اور جماعت قادیانی نارووال کا درج کرتے ہیں جس سے ہمارے ناظرین خود فیصلہ کرینگے۔

## شرائط مناظرہ

### جماعت قادیانی نارووال

نبوت مرزا کے مدعی ہونگے۔

پہلی آخری تقریر مدعی کی ہوگی۔

وقت دو گھنٹے

### جماعت مسیحی نارووال

الوہیت مسیح کے مدعی

پہلی آخری تقریر مدعی کی ہوگی۔

وقت دو گھنٹے۔

ہر دو فریق پہلی تقریریں ۳۰ منٹ پھر دس دس منٹ

### جماعت قادیانی

اپنی جماعت کے ذمہ وار ہونگے۔

ثالث ضرور ہونا چاہئے۔ بشرطیکہ ثالث حلف اٹھا کر ایک سال کے اندر اندر عذاب مانگے تب وہ فیصلہ دیوے

### جماعت مسیحی

اپنی جماعت کے ذمہ وار ہونگے۔

ثالث ضرور ہونا چاہئے نہ مسلمانوں میں سے نہ مسیحیوں میں سے۔

(چنانچہ ہر دو فریق کی طرف سے پنڈت رلا رام منتری آریہ سماج نارووال چنے گئے)

ناظرین کیا ثالث بھی اپنے اوپر ایک سال کے اندر اندر حلف موکد بہ عذاب اٹھایا کرتا ہے۔ یہ قادیانی خوش فہمی اور نادانی ہے ؎

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا؟
یہ تیرے زمانہ میں دستور نکلا

اگر یہ اصول مناظرہ ہے تو ہم بھی مان لیتے ہیں۔ ورنہ یہ تو ثالث کے ساتھ مباہلہ کی صورت اختیار ہو جاتی ہے کون ایسا بیوقوف ثالث ہوگا جو حلف موکد بہ عذاب ایک سال کے اندر اندر منظور کرے۔ ہم نارووال کے قادیانی صاحبان سے بطور استفسار پوچھا تھا کہ کیا آپ کا خدا اتنا کمزور اور سست ہے کہ ایک سال تک اس کا فیصلہ کر سکتا ہے۔ اگر آپ کا خدا ایسا ہے تو وہ خدا نہیں۔ کیونکہ خدا اُسی وقت جھوٹے اور سچے کی پہچان کر دیتا ہے۔ اصل میں مصلحت قادیانی صاحبان کی یہ تھی کہ اگر ثالث حلف موکد بہ عذاب منظور کرے تو کم از کم ایک سال کے اندر تو ضرور سر درد یا پیٹ درد یا زکام سے بیمار پڑیگا تو ہم ڈھنڈورا پٹوا دینگے کہ دیکھ لو ثالث پر عذاب نازل ہوا یا نہیں۔ واقعی آپ بہت چالباز ہیں۔

اس پر قادیانی صاحبان فرمانے لگے کہ اگر ثالث حلف موکد بہ عذاب نہ لیوے تو اُس کی کوئی ضرورت نہیں۔ پبلک اس کا فیصلہ خود کریگی۔ کیونکہ زبردست ثالث پبلک ہوتی ہے۔ اور پادری عبد الحق صاحب جو کہ آپ کے بڑے مناظر ہیں کبھی مباحثہ میں ثالث کا تقرر نہیں کیا۔

اس پر ہماری طرف سے یہ جواب ہے بشرطیکہ آپ اپنے اصول کے مطابق پبلک کو بھی مجبور کریں کہ وہ حلف موکد بہ عذاب ایک سال کے اندر اندر مانگے دوسرے یہ آپ کی غلط فہمی ہے کہ پادری صاحب نے کبھی ثالث مقرر نہیں کیا۔ سنئے اگر آپ نے تو لفظ بیان ۱۹ اکتوبر ۱۹۲۸ء کا پڑھ لیا ہوتا جس میں کہ پادری صاحب موصوف بعنوان کھلی چٹھی مولوی اللہ دتا صاحب قادیانی مولوی فاضل کے نام لکھی ہے۔ شرط پنجم میں ثالث مقرر کرتے ہیں یا نہیں اور فرمایا ہے کہ مباحثہ کے شرائط کی یہی جان ہے۔ کہئے قادیانی صاحبان آپ سچ بولتے ہیں یا جھوٹ ؎

نہیں تقصیر اُس بت کی جو ہے میری خطا لگتی
اسے لوگو! ذرا انصاف سے کیونکر انگلی

وائے ناکامی۔ ایسے ہی خیالات کا نام تو ہم نے بوجھ بجھکو رکھا ہے۔ ذرا او سنئے اور کان کھول کر سنئے "ثالث" تمام شرائط مناظرہ کی جان ہے۔ اور اسی لئے ہم نے آریہ سماج نارووال کے منتری پنڈت رلا رام صاحب انتخاب کئے تھے جو کہ ہر دو فریق کے غیر جانبدار ہیں اور آپ نے بھی انکو تسلیم کیا تھا۔ مگر آپ نے اس شرط کو ٹالنے کی غرض سے اندھے کو اندھیرے میں دور کی سوجھی کے مصداق بنے۔ آفریں بر دست و بازوے تو آپ نے خیال کیا کہ کون بیوقوف ایسا ہوگا جو ثالث کی شرط منظور کرے۔ پھر آپ کے مجبور کرنے پر منتری صاحب نے فرمایا تھا کہ میں خدا سے حلف موکد بہ عذاب لے لیتا ہوں بشرطیکہ آپ میرے فیصلہ پر عیسائی ہو جاویں اور آپ سے جواب نہ بن پڑا کیوں قادیانی صاحبان منتری صاحب سے آپ نے کیا منہ کی کھائی۔

پھر جب آپ مجبور ہو گئے و شرط اختیار کیا۔ آپ نے فرمایا کہ ہم پادری برکت اللہ صاحب کو ہی اپنا ثالث

مقرر کرتے ہیں۔ کیونکہ آپ یہ سراج کو مہر سے دلی عناد ہے واہ۔ خوب پبلک کی آنکھوں میں مٹی ڈال کر یہ عجیب راہ فرار اختیار کی ہے۔ ایک طرف تو مرزا صاحب اور اُن کے مرید کسر صلیب کا دعوےٰ کرتے ہیں (حالانکہ ہمارے گرجا کے احاطہ سے مرزا صاحب اور آپ ایک گدھا بھی ہانک کر نہ لے گئے) اور مرزا صاحب مسیح موعود بنکر قتل خنزیر کا دعوےٰ کریں اور خنزیر بقول مرزا صاحب پادری صاحب ہیں۔ بلکہ دوسری طرف مقتول کو اپنا ثالث مقرر کریں ؎

نقیبوں کا عجب حال ہے اس دور میں یارو
تیمم آب سے کرتے وضو خاک سے کرتے

لیجئے ہم آپ کی اس پالیسی کو پبلک پر عیاں کر دیتے ہیں آپ کا مطلب یہ تھا کہ پادری برکت اللہ صاحب از روئے بائبل ہرگز تسلیم نہ کرینگے۔ دوسرے ہر مناظرہ ہمارے لئے ایک ندیہ ہو جائیگی کہ جس حال پادری صاحب حلف بھی اُٹھایا کرتے ہیں تو کیوں ڈپٹی عبد اللہ آتھم نے قسم نہ کھائی۔ لہذا مرزا صاحب اپنی پیش گوئی میں درست تھے۔ وہ ہم ضرور کہینگے مدعی سُست اور گواہ چُست۔ ہم مرزا صاحب کے مریدوں کی واقعی داد دیتے ہوئے کہینگے کہ واقعی آپ ہوشیار ہیں۔ مگر آپ کا خدا سُست ہے جو ایک سال تک جواب دیتا ہے ؎

نگاہ نکلی نہ دل کی چور۔ زلف عنبریں نکلی
ادھر لا ہاتھ مُٹھی کھول یہ چوری یہیں نکلی

خاکسار۔ ایس۔ جی۔ ڈی۔ نارووال

---

# عمر فاروق و پولوس رسول
## اور
## اِنکی مذہبی تبدیلیوں میں امتیاز

### متلاشیان حق کے لئے تاریخ اسلام و مسیحیت کا سبق آموز ورق

گذشتہ سے پیوستہ

خدا ہر ایک کام کسی وسیلے سے کرتا ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اُسکی مخلوق کے ساتھ کُل مناسبت نہیں لیکن وہ چاہتا ہے کہ انسانی دلوں پر میرا تسلط ہو۔ میری حکومت مانی جائے۔ کیونکہ اسبات کا میں ہی مستحق ہوں۔

چنانچہ خدا نے اپنی اس مرضی کو پورا کرنے کیواسطے کثیف مخلوق انسانیہ کی ترتیب کے مطابق بہت سے طریق اختیار کئے مثلاً خدا نے چاہا کہ الہام۔ وحی۔ خواب۔ انبیاء کے ذریعے خُدا کی مرضی پوری ہو جائے مگر چونکہ شخصی خوبیاں تھیں۔ اسلئے جن شخصیتوں کے ساتھ برتاؤ ہوا شاید وہ تو خدا کی مرضی کو پورا کر سکے۔ لیکن دوسروں نے اعتراض شروع کر دیئے۔ کیونکہ بظاہر ایک وارث مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ میں دوسروں کے لئے کوئی امتیاز نہ تھا۔ بلکہ جیسا وہ انسان تھا ویسے ہی دوسرے تھے۔

ایسا ہی خُدا نے بعض لوگوں پر اپنے آپ کو بھی ظاہر کیا لیکن تو بھی کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ اور یہ طریق اس لئے استعمال کیا گیا ہے کہ انسانی فطرت کا تقاضا اسی طرح ہے۔ کہ جب وہ کوئی کام کرتا ہے تو اُس میں یکدم کامیابی حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ بار بار اپنے نقائص کو دور کر کے صحیح ہوتا ہے۔

اس دستور کے مطابق ضروری تھا کہ خدا کوئی ایسا ذریعہ اختیار کرے جو بظاہر کثیف ہو لیکن درحقیقت وہ الٰہی کاملیت رکھتا ہو۔ تاکہ وہ انسانی حالت میں کسی پہلو سے ناکام رہے۔ بلکہ وہ انسانوں میں انسان ہو لیکن وہ الٰہی طاقت سے مرصع ہو۔ اور اس ترکیب کا مطلب یہ تھا کہ اس سے خُدا اور انسان کے مابین ایک خاص مناسبت کا سلسلہ جاری ہو جائے۔

چنانچہ سابق تمام ذرائع موقوف کئے گئے اور ان سب کی بجائے خُدا نے خود اپنی مرضی کو پورا کرنے کے واسطے اپنی خاص صفت کو انسانی عالم میں نمودار کیا اور اُسکا نام یسوع مسیح رکھا۔ یہ صفت الٰہیہ ویسی ہی صفت ہے جیسی کہ اور صفات الٰہیہ خدا کے قانون کے مطابق اپنا اپنا کام کر رہی ہیں۔

مثلاً جیسا کہ قرآن۔ وید۔ ژند اوستہ وغیرہ کتب میں خُدا کی بعض صفات کا تذکرہ موجود ہے۔ چنانچہ ویدوں میں جہاں جہاں عظیم الشان دیوتوں کا ذکر آتا ہے یا دیگر بڑی بڑی ہیبت ناک قوتوں کا اظہار پایا جاتا ہے جیسا کہ ہنومان نے ایک ہاتھ پر تمام دنیا کے پہاڑ اُٹھا لئے! قرآن میں خدا کی ایک صفت رحمٰن کا ذکر آتا ہے اور یہ وہ صفت ہے جو دنیا میں بلا بدل کام کرتی ہے۔ رزاق ...

راقم:۔ مرزا اے۔ جی۔ بیتاب۔ لاہور

---

# مسیحی خبریں

ناظرین نور افشاں کو یاد ہوگا۔ سکندر خاں صاحب نے منشی کیدار ناتھ صاحب منت سے درخواست کی تھی کہ دس کنواریوں کی تمثیل پر خاص طرز کے اشعار لکھیں۔ چنانچہ منت صاحب نے ان کی درخواست کو دیکھتے ہی ذیل کے اشعار ارسال فرمائے تھے۔ جنکو آج ہم ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ منت صاحب کے علاوہ دو اور صاحبان نے بھی طبع آزمائی کی ہے۔ جنکو آئندہ اشاعتوں میں ہدیہ ناظرین کرینگے۔ (ایڈیٹر)

## دس کنواریوں کی تمثیل

دس کنواریاں اگوانی کو چلیں نوشاہ بیاہن آوت ہیں
ہوشیار تھیں ان میں پانچ مگر جو تیل بھی کپیوں میں لیا ہو
لیں مشعلیں تب تو چلیں وہ اُدھر جو اس کی اور کو جاوت ہیں
نادان تھیں اُن میں پانچ جنہیں لیں مشعلیں تیل لیا سنگ نہیں
تھی دیر برات میں اونگھ گئیں دیکھیں کب آکے جگاوت ہیں
ہوئی رات جو آدھی تو دھوم مچی آتی ہو برات لو آ ہی گئی
ہوشیار کنواریاں اُٹھ کے سبھی جھٹ مشعلیں اپنی جراوت ہیں
نادان کنواریاں بولیں بہن نہیں تیل اندھیرا چھایا ہم کو
دو ہم کو بھی منگنی کر کے جتن بجھی مشعلیں ہماری ...
ہوشیار کنواریاں بولیں بہنیں۔ اتنا نہیں جاکے خرید کہیں
دونوں کو نہ کافی ہو سو نہ کہیں ہم ریت کی بات بتاوت ہیں
بازار کو دوڑی وہ جاتی تھیں جب بارات بڑی دھوم سے آگئی
تو بند ہوا دروازہ بھی اب ہوشیار تو جشن مناوت ہیں

نادان بھی آگئیں دوڑی ہوئیں دروازہ تو کھولدو کہنے لگیں
تب پایا جواب یہ ہوگا نہیں سنتے ہی من کچھتاوت ہیں
تم کون ہو مجھکو خبر ہی نہیں اب جاؤ تمہارا گذر ہی نہیں
ہوشیاروں کو کوئی خطر ہی نہیں ہر آپ کو روز چتاوت ہیں
کیدار ناتھ نت ۔ احاطہ گوکل چند ۔ بیکن گنج
کانپور

## مکرمی جناب سکندر خانصاحب

تسلیم ۔ جیسے جناب کو میرا پتہ نہیں ۔ ویسے ہی جناب بھی میرے لئے لاپتہ ہیں ۔ عوض وار و گلہ نہ وار و آپ کے ارشاد کی تعمیل حاضر ہے ۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف امید کہ کارڈ لکھ سے یاد فرماتے رہینگے مع اپنے پتہ کے ۔

## خریداران اخوت نوٹ کرلیں

رسالہ اخوت کا سالانہ چندہ مسیحیوں سے ایک روپیہ اور غیر مسیحیوں سے ۸ آنہ ہے ۔ اور اگر یہ رقم بذریعہ وی پی وصول کی جائے تو خریدار کو بالترتیب ایک روپیہ پانچ آنہ اور تیرہ آنے دینے پڑتے ہیں ۔ اور یہ مد کی زائد رقم ڈاکخانہ والوں کو ملجاتی ہے ۔ اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ہر خریدار اپنی رقم چندہ بذریعہ منی آرڈر یا لفافہ میں ڈاک ٹکٹوں کی صورت میں پیشگی بھیج دے ۔ وصول کی رسید ہر ماہ رسالہ اخوت میں دی جائیگی ۔ تاکہ ہر خریدار اور معطی کو جدا جدا رسید بھیجنے میں اخوت کے سرمایہ پر فضول بار گراں نہ پڑے ۔ پس فوراً اپنا چندہ حسب شرح مندرجہ بالا پتہ ذیل پر بھیج دیں اور اگلے نمبر میں اسکی رسید ملاحظہ فرمالیں ۔ اور وی پی کا نام بھی نہ لیں ۔ اس میں آپ کا فائدہ ہوگا ۔

خاکسار ۔ ایم ۔ کے ۔ خان مینیجر اخوت
میاں سنگھ باغ ۔ لاہور ۔

نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ اس سانحہ جانکاہ کی خبر دی جاتی ہے کہ ہمارے بزرگ اور قبلہ جناب پادری واعظ صاحب کے بڑے صاحبزادے برخوردار واعظ صاحب کا جو بنوں میں ڈاکٹر تھے ۳ جنوری ۱۹۲۹ء کو بنوں میں انتقال ہوگیا ۔ حضرت واعظ کیلئے اس پیرانہ سالی میں یہ ایک ایسا صدمہ ہے جسکے بیان سے قلم عاجز ہے ۔ خدا سے دعا ہے کہ پسماندگان آپکے دیگر فرزندان اور متعلقین کو صبر جمیل عنایت فرمائے ۔ آمین ۔ ایڈیٹر

# مختلف خبریں

## زہریلے سڈلیٹز پاؤڈر سے بچو ۔
## عوام کو انتباہ

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

عوام کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ وہ اس سڈلیٹز پاؤڈر کو استعمال نہ کریں جسکے لیبل پر "ڈارلنگ سڈلیٹز پاؤڈرز" کے الفاظ چھپے ہوئے ہیں ۔ اس پاؤڈر کے متعلق یہ بیان کیا گیا ہے کہ یہ لنڈن (انگلستان) میں نہایت اعلےٰ اجزا سے تیار شدہ ہے ۔ تجزیہ کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ اس میں ٹارٹرک ایسڈ کے بجائے اوکسالک ایسڈ ہے جو ایک تیز زہر ہے ۔ تمام دوا فروشوں اور کیمسٹوں کی توجہ اس امر کی طرف دلائی جاتی ہے کہ اگر ان کے پاس یہ زہریلا پاؤڈر ہو تو وہ اسکی فروخت بند کر دیں ۔

## علی احمد جان امیر امان اللہ خاں کے وفادار اور حامی ہیں

پشاور ۲۸ جنوری ۔ علی احمد جان نے اپنی حکمت عملی کا ایک نمایاں پہلو واضح کیا ہے ۔ جو حکام کے ہاتھ ایک اخبار کی شکل میں آیا ہے ۔ اس اخبار کا نام غیرت اسلام ہے ۔ اور یہ اس کا پہلا پرچہ ہے ۔ اس اخبار کا حجم صرف ایک ورق ہے ۔ اور یہ علی احمد جان کا گورنمنٹ گزٹ ہے ۔ اس میں اس نے اپنے بادشاہ ہونے کا اعلان کیا ہے ۔

یہ اخبار قطعی طور پر مذہبی اور خالص حنفی نوعیت کا ہے اور اس میں علی احمد جان نے ضلع جلال آباد میں قوت حاصل کرنے اور فوج کشی کرنے کے دلائل بیان کئے ہیں ۔

**اس اخبار کے کالموں میں علی احمد جان اپنے آپ کو یقینی طور پر سابق شاہ امان اللہ خاں کا حامی قرار دیتا ہے جس سے یہ یقین پختہ ہو جاتا ہے کہ اگر اسے کابل میں پورا پورا**

**غلبہ حاصل ہو گیا تو وہ لامحالہ سابقہ حکومت کے حق دست بردار ہو جائیگا بیان کیا جاتا ہے کہ موسم کی خرابی کی وجہ سے علی احمد جان کم از کم ایک ماہ اور پیشقدمی نہ کرسکیگا ۔**

(سول ملٹری گزٹ ۲ فروری)

## افغانستان کے وہ فرقے جو امیر امان اللہ خاں کے حامی ہیں

| فرقے | تعداد | فرقے | تعداد |
|---|---|---|---|
| السک | ۲۵۰,۰۰۰ | تیموری | ۲۱,۰۰۰ |
| ہزارہ | ۱۵۰,۰۰۰ | بنگش | ۲۱,۰۰۰ |
| درانی | ۶۰۰,۰۰۰ | زیمخت | ۲۱,۰۰۰ |
| سیستانی | ۱۲۷,۰۰۰ | اورکزئی | ۱۰۲,۰۰۰ |
| تارینز | ۳۸,۰۰۰ | داوڑ | ۲۴,۰۰۰ |
| کاکڑ | ۷۲,۰۰۰ | خوست وال | ۱۲,۰۰۰ |
| غلزئی | ۲۷۶,۰۰۰ | افریدی | ۸۵,۰۰۰ |
| پاوندہ | ۳۰,۰۰۰ | خاجی | ۷,۰۰۰ |
| ہند کی جاٹ | ۶۰۰,۰۰۰ | منگل | ۳۰,۰۰۰ |
| تاجیک | ۵۰۰,۰۰۰ | جدران | ۳۰,۰۰۰ |
| قزلباش | ۱۵۰,۰۰۰ | شنواری | ۵۰,۰۰۰ |
| وزیزئی | ۱۳۷,۰۰۰ | خوگیانی | ۵۰,۰۰۰ |
| شیرانی | ۳۰,۰۰۰ | مہمند | ۸۰,۰۰۰ |
| یوسفزئی | ۴۰,۰۰۰ | کوہستانی | ۱۵,۰۰۰ |
| نقانی چترالی | ۹۵۰,۰۰۰ | متفرق | ۶۵۰,۰۰۰ |
| لال کافر | ۱۰۰,۰۰۰ | | |

## امیر امان اللہ کی زبردست جنگی تیاریاں

چمن کا ایک سوداگر جو حال ہی میں قندھار سے واپس آیا ہے ۔ بیان کرتا ہے کہ جب سے شاہ امان اللہ خان قندھار میں وارد ہوئے ہیں اس شہر کے بچے بچے میں ایک نئی روح پیدا ہو گئی ہے ۔ اور بڑے زور و شور سے سرگرمیاں شروع ہو گئی ہیں ۔

ہندوستان سے باقاعدہ سلسلہ آمد و رفت و ذرائع دیپام قائم کرنے کی کوشش شروع ہے اور اس غرض

کے لئے باقاعدہ چوکیاں بنائی جارہی ہیں اور کہ بے تار برقی کا سلسلہ بھی کھل گیا ہے۔

اعلیحضرت شاہ امان اللہ خاں روزانہ دربار کرتے ہیں اور ہر وقت جنگی کابینہ وزارت کے ساتھ مصروف گفت وشنید و اتنظامات رہتے ہیں۔ دربار میں قبائل کے سردار بھی جوق در جوق شامل ہوتے ہیں۔

ابھی سے چالیس ہزار آدمی فرانسیسی بندوقوں اور توپوں سے مسلح جارحانہ کارروائی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ والدہ ہمایونی افواج کے اجتماع میں بڑی سرگرمی دکھا رہی ہیں جنگی وزارت کی تمام کارروائی پردہ راز میں رکھی جاتی ہے۔ لیکن یہ معلوم ہوگیا ہے کہ ماہ رمضان کے بعد کابل پر چڑھائی کیجائیگی۔

## بچہ سقہ کے خلاف اعلان جنگ

پشاور ۳۰ فروری۔ ترکمان اور ازبک قوم کے افراد بہت سی تعداد میں زیر رہنمائی جناب آغائے خلیل خاں جمع ہوگئے ہیں اور ان مسلح جوانوں کی تعداد ۳۰ ہزار بتائی جاتی ہے بچہ سقہ کے خلاف اعلان جنگ کر دیا گیا ہے ایک جلسہ مزار شریف میں آغائے عبدالکریم خاں کی صدارت میں ہوا۔ جس میں یہ قرار پایا کہ بجز امان اللہ کی حکومت کے ہم کسی دوسرے کی حکومت کو تسلیم نہیں کرینگے۔

## کابل میں رعایا کا قتل عام

پشاور ۴ فروری۔ شیخ بشیر احمد بی اے۔ ایل ایل بی سابق پروفیسر انگریزی تاریخ ٹریننگ کالج کابل یہاں پہنچے آپ نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ سے بغاوت افغانستان کے اسباب پر بحث کرتے ہوئے کہا کہ افغانی فوج تربیت یافتہ بھی نہ تھی اور بد دل بھی تھی۔ سردار عنایت اللہ کے حق میں امیر امان اللہ خاں کی دست برداری سے بھی معاملات نہ سلجھے اور اسی شام کو بچہ سقہ ڈاکوؤں کے جتھے کرتے ہوئے کابل میں داخل ہوگیا۔ سردار عنایت اللہ خاں قلعہ میں ۳-۴ روز تک محصور رہے آخرکار انہوں نے خود کو حوالہ کر دیا۔ اس کے بعد بچہ سقہ نے شہر کو لوٹا اور شہریوں کا قتل عام کیا۔ آج کابل میں کسی کی جان و مال محفوظ نہیں۔ ہندوستانی بہت ہی خوفزدہ ہو رہے ہیں۔ شاہ امیر کے عہد مسعود میں کابل کے اندر جو لوگ بڑے حیثیت واسطے اُن کو قید کر دیا گیا۔ اور اُن کی جائدادیں ضبط کر لی گئی ہیں ہندوستانیوں کو عام طور پر ایذا نہیں پہنچائی جاتی۔

## جمہوریہ ایران کا جذبہ ہمدردی

مؤتمر عالم الخلیل کو انگف اسلامیہ کی ذیل میں اطلاع ہے کہ اعلیحضرت امیر امان اللہ خاں کی امداد کے لئے دولت ایران نے ایک زبردست فوجی جمعیت افغانستان کو روانہ کرنے کا انتظام کیا ہے۔ یہ لشکر جرار شیر دل مجب اسلام کی قیادت میں عساکر امان اللہی کے دوش بدوش باغیوں سے نبرد آزما ہوگا۔

## گمشدہ طیارہ کے ہوابازوں کا سراغ

پشاور ۳ فروری گمشدہ وکٹوریہ طیارہ کے ہواباز جیپ میں اور ڈیوی بارکاہ میں جو کابل سے مشرق کی جانب چالیس میل کے فاصلہ پر کابل اور جلال آباد کی سڑک پر واقعہ ہے پہنچ گئے۔ سردار علی احمد جان ان کی حفاظت کر رہا ہے سردار علی احمد جان نے ان سے نہایت تواضع اور دوستی کا سلوک کیا۔ ہواباز بالکل محفوظ ہیں۔ وہ طیارے کو چھوڑ آئے ہیں۔ ابھی تک معلوم نہیں ہوسکا کہ انجن میں کس قسم کا نقص واقع ہوگیا تھا ہوابازوں کی جانب سے براہ راست کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ علی احمد جان ہوابازوں کو پشاور بھیجیگا یا کابل۔ یہاں کے پولیٹیکل افسر کوشش کر رہے ہیں کہ جس قدر جلد ہوسکے ہوابازوں کو بحفاظت تمام منگوا لیا جائے۔

دو طیارے جو رسالپور سے آج صبح روانہ ہوئے تھے ۱۴ مسافر لیکر آگئے ہیں۔ جن میں تین یورپین بھی شامل ہیں یہ یورپین اشخاص جرمنی ہیں۔ ان میں ایک تو مسٹر ٹراپ ہیر اور دوسرے مسٹر پیٹر چیف انجنیر حکومت افغانستان اور انکی بیوی۔ مؤخر الذکر گذشتہ ۲۴ دسمبر کو زخمی ہوگئی تھی اور ہسپتال میں رہی ہے وہ اب صحت حاصل کر چکی ہے۔ ہندوستانیوں میں ٹریننگ کالج کے ۴ پروفیسر مسٹر بشیر احمد قابل ذکر ہیں۔ ہیڈی طیارہ جو قابل مرمت ہوگیا تھا واپس آگیا ہے۔ کپتان اینڈرسن ہواباز اُسے چلا رہا ہے نیز طیارہ سفارتگاہ کا سامان اور مسٹر محمد اسلم ہاہزرادت کو لیکر ونشور ونیش سے چند روز قبل ہی شاہ امان اللہ

## اشتہار ۳/۱

میری بیوی برکتے بنت ساون عیسائی ساکن چک ۹/۱۰ ع عمر اندازاً ۱۷ سال عرصہ سات سال سے عدم پتہ ہے۔ اب میں ایک اور شادی کرنا چاہتا ہوں۔ لہٰذا برائے اطلاع عوام مشتہر کرتا ہوں۔ کہ اگر کسی کو مساۃ برکتے کا پتہ معلوم ہو یا وہ خود زندہ ہو تو فوراً مجھے خبر دے ورنہ میں دوسری شادی کر لونگا۔

المشتہر:- سردارا ولد کالو ذات عیسائی چک ۶/۷ ع تحصیل اکاڑہ ضلع منٹگمری۔

---

## کیلنڈر ۱۹۲۹ء ۲/۱

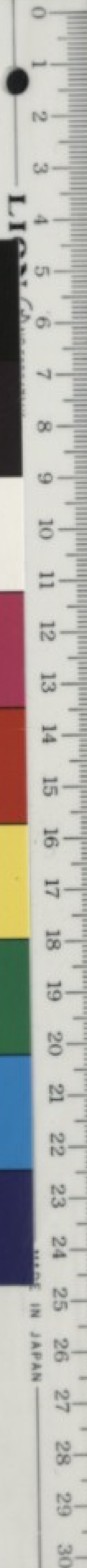
نئے سال کا نادر تحفہ ۱۹۲۹ء کا خوبصورت باتصویر رنگین کیلنڈر اگر آپ اپنے کمروں و دفتروں کی سجاوٹ چاہتے ہیں تو ہمارا تیار شدہ کیلنڈر چار آنہ کے ٹکٹ بھیج کر منگوایئے۔ اس کے ہوتے ہوئے آپ کو جنتری کی ضرورت نہیں ہوگی۔

ملنے کا پتہ:- ایس۔ ایل۔ بھتیھوا اینڈ کو سیالکوٹ

## رعایت کی حد ہوگئی

| نام | صفحہ | اصل قیمت | رعایتی |
| --- | --- | --- | --- |
| عیسیٰ ابن مریم۔ | [illegible] | ۹/ | ۶/ |
| تحقیق آریہ۔ | [illegible] | ۸/ | ۴/ |
| وید قرآن و بائبل کی دعائیں | صہ ۳۹ | ۶/ | ۳/ |
| شہید وفا۔ کہانی۔ | صہ ۱۶ | ۱/ | ۶ پائی |
| نیپی اعادہ۔ کہانی۔ | صہ ۱۲ | ۱/ | ۶ پائی |
| رنگیلی عورت۔ ناول۔ | صہ ۳۲ | ۲/ | ۱/ |
| ابر عصمت۔ ناول۔ | صہ ۳۲ | ۲/ | ۱/ |

ایم۔ کے۔ خان۔ مہاں سنگھ باغ۔ لاہور





بقیہ خاص مضامین

# کتب عہد جدید کی صحت
پر
# ایک محققانہ نظر

(۹)

پنجم۔ نسخہ بیزا۔ ایک لحاظ سے یہ نسخہ عہد جدید کے تمام یونانی نسخوں میں زیادہ ممتاز ہے۔ سولھویں صدی کے فاضل تھیوڈور بیزا نے شہر لائینز کی ایک خانقاہ سے حاصل کیا اور ۱۸۹۹ء میں کیمبرج یونیورسٹی کے چھاپہ خانہ نے اسکی عکسی تصاویر شائع کر دیں اور اب یہ قیمتی نسخہ ہر شخص اپنے کتب خانہ کے لئے حاصل کر سکتا ہے۔

اس نسخہ میں اور مذکورہ بالا چاروں نسخوں میں کچھ فرق ہے۔ مثلاً پہلے چاروں نسخوں میں یونانی بائبل کی تمام کتب نقل کی گئی تھیں مگر موجودہ صورت میں اس نسخہ میں عہد جدید کی کتب میں سے صرف اناجیل اربعہ۔ کتاب اعمال الرسل اور کیتھولک خطوط یونانی زبان میں اور ۳ یوحنا ۱۱تا۱۵ آیات لاطینی زبان میں محفوظ ہیں۔ اناجیل اربعہ کی ترتیب بھی مختلف ہے۔ پہلے متی پھر یوحنا پھر لوقا اور سب سے بعد مرقس کی انجیل لکھی ہے۔ اس نسخہ میں نہ صرف یونانی زبان میں ہی کتب عہد جدید موجود ہیں۔ بلکہ لاطینی زبان کا ترجمہ بھی مقابل کے صفحہ میں نقل کیا گیا ہے۔ بائیں صفحہ پر یونانی اصل کی نقل کی گئی ہے اور دائیں صفحہ پر بالمقابل اس کا لاطینی ترجمہ نقل کیا گیا ہے۔

اس نسخہ کی تقطیع ۱۰×۸ انچ ہے۔ اور علماء کا خیال ہے کہ یہ نسخہ پانچویں صدی کے آخر یا اوائل چھٹی صدی میں یعنی (از سنہ ۴۵۰ء تا سنہ ۵۵۰ء) لکھا گیا تھا۔ یہ نسخہ غالباً جنوبی فرانس میں لکھا گیا تھا اور چونکہ اس ملک میں ایشیائے کوچک کے مبلغین نے مسیحیت کی اشاعت کی تھی۔ لہذا یہ نسخہ دو زبانوں میں یعنی لاطینی جو اہل مغرب کی زبان تھی اور یونانی جو اہل مشرق کی زبان تھی لکھا گیا۔ اس نسخہ کی لاطینی اور مقدس آئرینوس کی لاطینی ایک ہی ہے۔ مقدس آئرینوس سنہ ۲۰۰ء میں زندہ تھا۔ اب ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس نسخہ کا متن کس قدر قدیم اور معتبر ہے۔

اس نسخہ کا متن دیگر یونانی نسخوں سے مختلف ہے اور عہد جدید کے پرانے شامی اور پرانے لاطینی ترجموں (جنکا ذکر آئندہ اقساط میں کیا جائیگا) کے مطابق ہے اناجیل اربعہ کا متن اور بالخصوص کتاب اعمال الرسل کا متن دیگر نسخوں سے مختلف ہے۔ لیکن یہ ظاہر ہے کہ یونانی متن اور لاطینی متن نے ایک دوسرے کو متاثر کر رکھا ہے۔

تیسرا زمانہ (از سنہ ۸۰۰ء تا سنہ ۱۴۰۰ء) چھوٹے حروف کا زمانہ کہلاتا ہے۔

دوسرا زمانہ بڑے حروف کا زمانہ تھا لیکن تیسرے زمانہ میں بڑے حروف کی بجائے چھوٹے حروف استعمال ہونے لگ گئے۔ پس ان دونوں زمانوں میں نہ صرف طرز تحریر کا اختلاف ہے۔ بلکہ مختلف حروف کی شکلوں کا بھی اختلاف ہے۔ علاوہ ازیں چھوٹے حروف ایک دوسرے کے ساتھ ملا دیئے جاتے ہیں۔ اس زمانہ کے اوائل میں رق یعنی چمڑا استعمال کیا جاتا تھا اور سنہ ۱۲۰۰ء سے کاغذ کا استعمال ہونا شروع ہو گیا۔

اس زمانہ کے کل نسخہ جات جو ہمارے ہاتھوں میں ہیں دو ہزار تین سو اٹھارہ ہیں۔ ان میں سے پانچ سو سات نسخوں میں اعمال الرسل اور کیتھولک خطوط محفوظ ہیں۔ پانچسو پچانوے نسخوں میں مقدس پولوس کے خطوط محفوظ ہیں۔ اور دو سو تئیس نسخوں میں مکاشفات کی کتاب محفوظ ہے۔

## اوراد کتب مقدسہ کے نسخہ جات

مذکورہ بالا تینوں زمانوں کے نسخوں کے علاوہ ہمارے ہاتھوں میں انجیل جلیل کے اوراد کے نسخے بھی موجود ہیں ابتدا ہی سے کلیسیا نے مقرر کیا ہوا ہے کہ گرجاؤں میں تمام سال کے مختلف دنوں میں انجیل کے مختلف حصص پڑھے جائیں چنانچہ کلیسیائے انگلستان میں یہ دستور اب تک چلا آتا ہے اور اس دستور کے مطابق روزانہ گرجا گھر میں انجیل کا ایک خاص مقررہ حصہ جو ورد کہلاتا ہے پڑھا جاتا ہے۔ اس دستور کے مطابق کلیسیائے انگلستان گرجوں میں انجیل شریف کی تمام کتب سال میں ۔۔۔۔ دفعہ پڑھی جاتی ہیں۔ ان وردوں کے نسخے گرجوں میں رکھے رہتے تھے۔ اور مقررہ حصص روزانہ پڑھے جاتے تھے۔ ان نسخوں میں اناجیل اور اعمال اور خطوط محفوظ ہیں یہ نسخے دوسرے اور تیسرے زمانوں کے ہیں جو نسخے دوسرے زمانے کے متعلق ہیں وہ نویں صدی (از سنہ ۸۰۰ء تا سنہ ۹۰۰ء) سے پہلے کے نہیں ہیں۔ ان اورادوں کے نسخوں کا شمار ایک ہزار پانچسو پینسٹھ ہے۔ ان میں سے ایکسو [illegible] نسخے ایسے ہیں جن میں اناجیل اور اعمال الرسل اور خطوط محفوظ ہیں اور دو سو پندرہ ایسے ہیں جن میں اعمال الرسل اور خطوط محفوظ ہیں۔

پس کتب عہد جدید کے صحیح اور معتبر یونانی متن کو معلوم کرنے کے لئے ہمارے پاس انیس سو سال کے قدیم نسخے موجود ہیں۔ ناظرین کی یاد دہانی کی خاطر ہم ان نسخوں کی تعداد کو یکجا کر کے لکھ دیتے ہیں تاکہ ناظرین پر ان کی پوری اہمیت ایک ہی نظر میں ظاہر ہو جائے۔

۱- از سنہ ۱۰۰ء تا سنہ ۳۰۰ء ۔ ۱۴ نسخہ جات یونانی
۲- از سنہ ۳۰۰ء تا سنہ ۸۰۰ء ۔ ۱۶۸ " "
۳- از سنہ ۸۰۰ء تا سنہ ۱۴۰۰ء ۔ ۲۳۱۸ " "
۴- اوراد کے نسخہ جات از سنہ ۸۰۰ء تا سنہ ۱۴۰۰ء } ۱۵۶۵ " "

کل تعداد نسخہ جات ۴۰۶۵ " "

ناظرین پر مخفی نہ رہے کہ یہ چار ہزار اور پینسٹھ نسخے جو اب ہمارے ہاتھوں میں ہیں۔ اصل یونانی زبان میں لکھے ہیں جس زبان میں انجیل جلیل کی مختلف کتب لکھی گئی تھیں۔ ممکن بلکہ اغلب ہے کہ زمین مصر سے بیسیوں اور نسخے بھی آئندہ زمانے میں ہاتھ آئیں۔ بالخصوص پہلی تین صدیوں کے قلمی نسخے جن میں کُل اناجیل کی نقل ہو۔ بہر حال مذکورہ بالا تعداد کے ذریعہ ہم جیسا پہلے کہہ چکے ہیں انجیل جلیل کی مختلف کتب کا صحیح ترین متن معلوم کر سکتے ہیں جب ہم انجیل کے مذکورہ بالا نسخوں کا مقابلہ قرآنی نسخوں سے کرتے ہیں تو ہم پر چند اہم امور واضح ہو جاتے ہیں اول۔ جہاں انجیل مقدس کی کتب کے ہزار ہا قدیم نسخے ہمارے پاس اصل زبان میں موجود ہیں۔ وہاں

قرآن مجید کا کوئی نسخہ سوائے مصحف عثمانی کے نسخہ کے نہیں ملتا جسکا نتیجہ یہ ہے کہ جہاں ہم انجیل کا صحیح متن ان ہزاروں قدیم نسخوں کے مقابلہ و تنقید سے معلوم کر سکتے ہیں تو وہاں ہم قرآن نبوی کے صحیح متن کو معلوم کرنے سے قاصر رہتے ہیں اور ہمیشہ یہی خدشہ دامنگیر رہتا ہو کہ ممکن ہے کہ عثمانی مصحف کی آیہ قرآنی فی الحقیقت قرآن نبوی کا جز تھی یا نہیں۔ اور ہم یقین کے ساتھ کہ اس کی آیات وہی تھیں جو رسول عربی پر نازل ہوئی تھیں اور کہ ان آیات کی ترتیب فی الحقیقت وہی تھی جو نبی نے مقرر کی تھی۔

برکت اللہ

## اشتہار

۲۶/۵

ڈاکٹر ایم۔ کے۔ ولیس صاحب ایل۔ ڈی۔ ایس۔ سی ڈینٹل سرجن۔ لیٹ ڈینٹل سرجن ٹو ہز ایکسیلینسی دی گورنر آف بمبئی ماہر فن دندان سازی۔ الیکٹرو دسٹی۔ پائیوریا ٹریٹمینٹ کے سپیشلسٹ ہیں اور مسیحیوں سے خاص رعایت کی جاتی ہے۔ جن اصحاب کو انکی خدمات کی ضرورت ہو کشمیری دروازہ دہلی کے پتہ پر تشریف لائیں لیکن تشریف لانے سے پہلے بذریعہ خط و کتابت اپنا وقت ضرور مقرر کر لیں ✤

## جگتجیت بروڈو انجینئرنگ کالج امرتسر

۳/۲

یہ کالج دس برس سے جاری ہو سینکڑوں پاس شدہ طلبا انگریزی انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ میں ملازم ہیں گورنمنٹ کے بہت سے حکام اور سر ٹکنیکل انجینئرز نے یہاں کی تعلیم ضبط نظم و نسق اور سٹاف کی تعریف فرما کر طلبا کو نہر ملازمت کے لئے نہایت عمدہ قرار دیا ہو۔ علاوہ سب اوورسیر اور ڈرافٹسمین اور سب انجینئر کلاسز کے جن میں کئی سو سے زاید طلبا تعلیم پا رہے ہیں سنہ ۱۹۲۳ء سے ہم بجلی کی کلاسیں بھی کھولتے ہیں جنکے لئے انجن اور مشینیں ہزاروں روپے کی منگوائی گئی ہیں اور سٹی اینڈ گلڈز لندن کے امتحان کے گریڈ کے بعد طلبا کو تیار کیا جاتا ہو کالج کی روز افزوں ترقی کا اندازہ ملازم شدہ طلبا کی فہرست اور حکام کے سرٹیفکیٹ سے ہو سکتا ہے جو پراسپیکٹس کے ساتھ مفت بھیجے جاتے ہیں۔ پرنسپل

نور افشاں کے لئے نئے خریدار دیجئے۔

## سستے رسالے اور ٹریکٹ

اے آدم تو کہاں ہے۔ ڈی سایل مؤڈی صاحب کا ایک لکچر۔ ۲ پائی۔

اہل ہنود کے تیوہار۔ ہندوؤں کے تیوہاروں کے نام وجہ تسمیہ اور رسوم متعلقہ ۲ پائی۔

کامل ہو مسیحی کمالیت کی ماہیت۔ شرائط اور طریق حصول۔ ۳ پائی۔

جیسی کرنی ویسی بھرنی۔ نیکی و بدی کا انجام۔ ۳ پائی

ٹیڑھی چیز کو سیدھا کرنا عجیب ریکٹ

ذنوب محمدیہ۔ محمد صاحب کی گنہگاری کا ثبوت ۳ پائی

ویدوں کی دیوتا پرستی۔ ویدوں میں بت پرستی کی تعلیم ہے۔ ۲ پائی۔

تین لڑکے۔ بائبل کے تین لڑکوں کے حالات۔ ۳ پائی

پیتل کا سانپ۔ ایک وعظ۔ ۳ پائی

مسیح کی الوہیت۔ پادری گیرڈنر کا نیا رسالہ ۳ پائی

مسیحی مذہب کی صداقت۔ جو مسیح کی زندگی سے ظاہر ہوتی ہے۔ ۳ پائی۔

مسیح کا جسم۔ پادری وایٹ برخٹ صاحب کا وعظ ۳ پائی

مسیح کے نام۔ پادری زویمر صاحب کا ٹریکٹ۔ ۳ پائی

دھرم تلا۔ ہندو مذہب کا پول اور مسیحیت کی صداقت۔ ۲ پائی۔

نیا آسمان۔ بچوں کے لئے عمدہ کہانی۔ ۳ پائی

نجات کس طرح ملتی ہے۔ پادری سپرجن صاحب کا وعظ۔ ۲ پائی۔

روح کی تلوار۔ سپرجن صاحب کا مشہور وعظ ۲ پائی

لوگ مسیح کو کیوں قبول نہیں کرتے۔ یہ بھی ایک وعظ ہے۔ ۲ پائی۔

یوحنا ۳ باب ۱۶ آیت۔ ایک ولایتی لڑکے کی کہانی۔ ۳ پائی۔

مرد نوزاد اور کہانی کے طرز پر نئی زندگی کا بیان۔ ۳ پائی۔

سکرٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی۔ لاہور

## یونگ کرسچن ہائی سکول لدھیانہ

یہ یونگ سکول مسیحی لڑکوں کو دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ دراز سے جاری ہے۔ مشن نے ابتدائی تعلیم کو اعلےٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے معہ ورنیکلر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں اور چار خاتون اس کی مدد کرتی ہیں اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔

شرح خرچ خوراک ورنیکلر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ۔ کلاس فیس سرکاری شرح کے مطابق ہے متفرق اخراجات ۸؍ ماہوار فی طالب ہے۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اسکے علاوہ ہے۔

نئے انتظام کے مطابق چالیس فیصدی غیر مسیحی بھی داخل ہو سکتے ہیں۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز، کرسی، الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔ اسکے علاوہ جو لڑکا اعلے سے اعلے تک اور کرکو نل سے عمدہ کام کر سکتا ہے۔ مزید حالات پرنسپل و ہیڈ ماسٹر صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں ✤

## مجرب علاج

۱۳/۱۱

دمہ کا شرطیہ علاج۔ دمہ خشک ہو یا تر یا پرانا شرطیہ دوا ہے۔ دو ہی خوراک کے کھانے سے چند گھنٹوں کے اندر سانس کی ساری تکلیف دور ہو کر آدمی تندرست ہو جاتا ہے۔ قیمت ۸؍

بخار کی حکمی دوا۔ اس کے استعمال سے روزانہ تیہ چوتھیہ بخار پہلے ہی دن رک جاتا ہے۔ ورنہ دوسرے دن تو ضرور ہی رک جاتا ہے قیمت فی شیشی ۱۲؍

تپ تلی یا طحال کی لاثانی گولیاں۔ ان گولیوں کے استعمال سے چند ہی دنوں میں طحال اپنی اصل حالت پر آجاتی ہے۔ نہایت مجرب گولیاں ہیں۔ قیمت ۸؍ ملنے کا پتہ ڈاکٹر ای۔ این اوبیڈیا یہ خورجہ ضلع بلند شہر